روزنامہ
الفضل ربوہ

قائمقام ایڈیٹر
یوسف سہیل شوق

فون ۴۴۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵ — ہفتہ ۱۷ صفر ۱۴۱۱ھ ۔ ۸ تبوک ۱۳۶۹ ہش ۔ ۸ ستمبر ۱۹۹۰ء — نمبر ۱۵۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کس کی دُعائیں قبول نہیں ہونگی

"جس خدا سے تم منتیں کر کے اپنی مرادیں مانگتے ہو۔ یاد رکھنا کہ وہ خدا تمہیں تعلیم دے رہا ہے کہ اپنے رحمی رشتوں کی حفاظت کرنا اور ان کا خیال رکھنا۔ ان دونوں باتوں کو اس طرح باندھ دیا گیا ہے کہ اگر کوئی عورت یا مرد دونوں میں سے جو بھی رحمی رشتوں کا لحاظ نہیں کرتا اور صلہ رحمی کی بجائے قطع رحمی اختیار کرتا ہے تو اس کے لئے پیغام ہے کہ تمہاری دعائیں قبول نہیں ہونگی"۔

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ۔
بر موقعہ جلسہ سالانہ خواتین ۱۹۹۰ء برطانیہ بتاریخ ۲۸ جولائی ۱۹۹۰ء)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"برکات اور فیوض الٰہی کے حصول کے واسطے دل کی صفائی کی بھی بہت بڑی ضرورت ہے۔ جب تک دل صاف نہ ہو کچھ نہیں۔ چاہیئے کہ جب اللہ تعالےٰ دل پر نظر ڈالے تو اس کے کسی حصہ یا کسی گوشہ میں کوئی شعبہ نفاق کا نہ ہو۔ جب یہ حالت ہو تو پھر الٰہی نظر کے ساتھ تجلیات آتی ہیں اور معاملہ صاف ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے ایسا وفادار اور صادق ہونا چاہیئے جیسے ابراہیم علیہ السلام نے اپنا صدق دکھایا۔ یا جس طرح پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نمونہ دکھایا۔ جب انسان اس نمونہ پر قدم مارتا ہے تو وہ بابرکت آدمی ہو جاتا ہے۔ پھر دنیا کی زندگی میں کوئی ذلّت نہیں اٹھاتا اور نہ تنگی رزق کی مشکلات میں مبتلاء ہوتا ہے۔ بلکہ اس پر خدا تعالےٰ کے فضل و احسان کے دروازے کھولے جاتے ہیں اور مستجاب الدعوات ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ اس کو لعنتی زندگی سے ہلاک نہیں کرتا بلکہ اس کا خاتمہ بالخیر کرتا ہے۔

مختصر یہ کہ جو خدا تعالےٰ سے سچّا اور کامل تعلق رکھتا ہو تو خدا تعالےٰ اس کی ساری مُرادیں پوری کر دیتا ہے۔ اسے نامراد نہیں رکھتا"۔ (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۳۷۶-۳۷۷)

اپنے رب سے سودے کی دلکش مثال

ارشادات سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"جو پختہ ارادے کے ساتھ اپنے رب سے ایک سودا کرتے ہیں وہ لازماً خوف سے آزاد کئے جاتے ہیں اور ان کو توکل کے ایک اعلیٰ مقام پر کھڑا کر دیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس کا سب سے دلکش اور حسین نظارہ دنیا نے جنگ بدر کے موقع پر دیکھا۔ جب کفار مکہ کا ایک ایلچی مسلمانوں کے کیمپ کا جائزہ لینے کے لئے آیا تو اس نے واپس جا کر ایک رپورٹ پیش کی۔ اس نے کہا کہ میں وہاں کچھ لنگڑے دیکھ کر آیا ہوں، کچھ کمزور دیکھ کر آیا ہوں، کچھ بوڑھے دیکھ کر آیا ہوں، کچھ بچے دیکھ کر آیا ہوں، کچھ ایسے لوگ دیکھ کے آیا ہوں جن کا اوپر کا بدن ننگا ہے کچھ ایسے دیکھ کے آیا ہوں جن کے ہاتھ میں لکڑی کی تلواریں ہیں اور کچھ ایسے دیکھ کر آیا ہوں جن کے پاس ٹوٹے پھوٹے ہتھیار ہیں۔ پھر ان کی تعداد بھی تمہارے مقابل پر بہت کم ہے یعنی صرف ۳۱۳۔ وہ یہ باتیں کر رہا تھا اور سننے والے خوش ہو رہے تھے کہ یقینی فتح کی خوشخبری دی جا رہی ہے لیکن دیکھنے والے نے کچھ اور نتیجہ نکالا اس نے کہا کہ میں یہ سب کچھ دیکھنے کے بعد تمہیں واپس جانے کا مشورہ دیتا ہوں۔ تمہارے مقدر میں یقیناً شکست لکھی گئی ہے کفار مکہ کے سرداروں نے بڑے تعجب سے اس سے سوال کیا کہ تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ تم باتیں کچھ اور کر رہے ہو اور نتیجہ کچھ اور نکال رہے ہو۔ اس نے کہا میں بالکل ٹھیک نتیجہ نکال رہا ہوں۔ کیونکہ میں نے وہاں تین سو تیرہ (۳۱۳) زندہ نہیں دیکھے، تین سو تیرہ موتیں دیکھی ہیں جو تمہارے مقابل پر نکلی ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے چہرے پر یہ عزم لکھا ہوا تھا کہ میں مر کے واپس جا سکتا ہوں۔ اس کے سوا میدانِ جنگ سے ٹلنے کا کوئی اور رستہ نہیں۔ پس وہ لوگ جو موت کا ارادہ کر کے مرنے والوں کی شکل میں نکلے ہوں۔ ان کو دنیا میں کوئی ہلاک نہیں کر سکتا۔ انسان کی تلوار ان کو ہلاک نہیں کر سکتی۔ کیونکہ ان کے اپنے ضمیر کی آواز ان کو ختم کر چکی ہوتی ہے۔ ان کا اپنا اندرونی فیصلہ ان کو مار چکا ہوتا ہے۔ اس لئے اس ایلچی نے کہا کہ تم ان موتوں پر فتح نہیں پا سکتے۔ یہی موتیں تمہیں ہلاک کریں گی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا"۔

(خطبہ جمعہ ۱۸ مارچ ۱۹۸۳ء)

معذور افراد اور چھوٹے بچّوں کو سڑک پار کرانے میں مدد دیں۔

اعلان نکاح

○ عزیزہ مکرم علی باسل احمد خان ابن مکرم شاہد احمد خان و صاحبزادی امتہ الشکور صاحبہ اور عزیزہ مکرمہ صائمہ خان صاحبہ بنت نوابزادہ مصطفےٰ احمد خان کے نکاح کا اعلان سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۹۰ء کو بیت الفضل لندن میں فرمایا۔ عزیزہ مکرم علی باسل احمد خان حضرت امام جماعت احمدیہ (الثالث) اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کے نواسے اور حضرت سیدہ امتہ الحفیظ بیگم صاحبہ اور حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب کے پوتے ہیں۔ اسی طرح عزیزہ صائمہ خان صاحبہ بھی انہی دو مقدس بزرگان کی پوتی ہیں احباب جماعت سے اس رشتہ کے بابرکت اور مثمر ثمراتِ حسنہ ہونے کے لئے دُعا کی درخواست ہے۔

درخواست دُعا

مکرم رفیق احمد ناصر استاذ الجامعہ کے خسر مکرمی نذیر احمد صاحب آف بدوملہی ضلع سیالکوٹ گذشتہ کئی روز سے میو ہسپتال لاہور میں زیرِ علاج ہیں۔ سائیکل سے گرتے ہوئے مثانے پر چوٹ آئی ہے۔ اب تک تین اپریشن ہو چکے ہیں۔

○ مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب مبشر کافی عرصہ سے مختلف عوارض کی بناء پر علیل ہیں۔ طبیعت روبہ صحت نہیں ہے اور ان ایام میں بھی تصنیف و تالیف کا کام کر رہے ہیں۔

○ مکرم محی الدین صاحب لکی میوزک سنٹر کوئٹہ کی اہلیہ محترمہ طیبہ طلعت بنت مکرم ملک منیر احمد خان کو ۱۱ اگست برین ہیمبرج کا حملہ ہوا۔ ۱۳ اگست کو انہیں بے ہوشی کی حالت میں کوئٹہ سے کراچی لے جایا گیا۔ وہ مسلسل ۱۰ دن قومہ میں رہیں۔ اب ہوش میں آ گئی ہیں۔

احباب سے ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس، ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی، ربوہ
قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۸ تبوک ۱۳۶۹ ہش ــــ ۸ ستمبر ۱۹۹۰ء

محبت کا سمندر

امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، اللہ تعالیٰ آپ کو صحت وتندرستی والی طویل عمر سے نوازے۔ آپ کے ہر منصوبے کی تائید میں اللہ تعالیٰ فرشتوں کی فوجیں آپ کے ہمراہ کرے۔ ہم افراد جماعت کی طرف سے آپ کی آنکھیں ہمیشہ ٹھنڈی رکھے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا مقدس وجود جماعت کے ہر فرد کے لئے محبت کا ایک ٹھاٹھیں مارتا سمندر ہے جس کی وسعت بے کنار اور جس کی گہرائی شمار سے باہر ہے۔ حضور کے قلب مطہر میں جماعت کے ایک ایک فرد کے لئے کتنا درد چھپا ہے۔ اس کا بھرپور اظہار حالیہ جلسہ سالانہ برطانیہ کے موقع پر ان خوش قسمت لوگوں کو دیکھنے کو ملا جو ہزاروں میل کا سفر طے کر کے اپنے امام سے ملنے گئے۔ حضور سے مصافحہ اور معانقہ کی لذت پائی۔ حضور کی محبت پاش نظروں کو دیکھا۔ حضور کے کلماتِ مبارکہ سے اپنی سماعت کو شاد کام کیا۔ اور بوسوں کی تشنگی دور کی۔ ایسے احباب کے تاثرات سنیں۔ ان سے باتیں کریں تو ہر احمدی لطف ومسرت کے ایک نئے جہان میں پہنچ جاتا ہے۔ مولا کریم کا بے انتہا فضل واحسان ہے کہ اس نے محبت وشفقت سے معمور ایک ایسا وجود ہمیں عطا کیا کہ اللہ تعالیٰ کا جس قدر بھی شکر کریں کم ہے۔

احباب جماعت کے لئے پیارے آقا ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں ایک انمول خزانہ ہیں۔ اس دنیا کی سب سے بڑی دولت ہیں۔ جانے والوں نے جی بھر کر یہ دولت لوٹی اور اُن کے لئے بھی یہ متاع گراں بہا لے کر آئے جو اپنے آقا کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کیلئے نہیں جا سکے۔ ایسے احباب کی خوش بختی میں کسے کلام ہے۔ ہر احمدی رشک کے جذبات سے جلسہ سے واپس آنے والوں سے ملتا ہے اور اپنے آقا سے ملاقات کی حسرت کو دل میں بار بار تازہ کرتا ہے وہ خوش قسمت جو آقا سے مل آئے اور وہ مہجور جو جدائی کا درد دلوں میں پال رہے ہیں۔ سب کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی پنجوقتہ نمازوں میں اور نیم شبی تضرعات میں اپنے آقا کو اور پیارے آقا کے مقاصد عالیہ کو کبھی نہ بھولیں۔ حضور کی محبتوں اور شفقتوں کا جواب تو کوئی احمدی کیا دے سکے گا؟ ہاں ایک ہی ذریعہ ہے جس سے اس محبوب کی محبتوں کا ادنیٰ سا بدلہ چکایا جا سکے۔ اور وہ اپنے آقا کے لئے دن رات کی دعائیں ہیں۔ کسی احمدی کو یہ فراموش نہ کرنا چاہئیے کہ اس کی دعاؤں کے سب سے بڑھ کر حقدار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہیں۔

اے خدائے کریم ورحیم ہمارے جان سے پیارے آقا کو اپنی حفاظت میں رکھ۔ روح القدس سے ان کی تائید فرما۔ ہر احمدی کو حضور کی توقعات پر پورا اترنے کی توفیق دے اور ہماری کمزوریوں کو حضور ایدہ اللہ کی کامیابیوں کے راستے کی رکاوٹ نہ بننے دے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

> تجھ پہ ظاہر ہیں سب خفی وجلی
> تو کھلاتا ہے ذہن ودل کی کلی
> مجھ کو دستِ دعا پہ حیرت ہے
> مانگنے کی یہ رسم کب سے چلی
>
> ابوالاقبال

اندر سے اگر نہ مُسکراؤں
اس شور میں ٹوٹ پھوٹ جاؤں

اے حُسن تمام تیرے احساں
چاہوں بھی تو کس طرح بھُلاؤں

نسبت ہے مجھے بھی اک حسیں سے
گمنام ہوں نام کیا بتاؤں

مدّت سے ہوں منتظر صدا کا
تو بولے تو مَیں بھی گنگناؤں

تُو آئے جو نوُر میں نہا کر
مَیں راہ میں جسم وجاں بچھاؤں

پلکوں میں سمیٹ لوں ستارے
انکار کو آئینہ دکھاؤں

تُو آ تو سہی مَیں اس خُوشی میں
جاں وار دُوں۔ تن بدن لُٹاؤں

اس چاند کی چاندنی میں مضطر
اشکوں کے چراغ کیا جلاؤں

چوہدری محمد علی

نادار اور یتیم بچوں کی تعلیم کیلئے شعبہ امداد طلباء کو عطیات بھجوائیں

نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے شعبہ امداد طلباء سے مستحق نادار اور یتیم طلبہ وطالبات کو تعلیمی وظائف دیئے جاتے ہیں یہ شعبہ مشروط بآمد کے طور پر ہے۔ اس کے اخراجات عطیات اور صدقات کے ذریعے پورے کئے جاتے ہیں۔ جماعت کے صاحب حیثیت اور مخیر احباب سے گذارش ہے کہ وہ عطیات اور صدقات کی رقوم براہ راست بنام نگران امداد طلبہ یا خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں بمد امداد طلبہ بھجوائیں۔

(ناظم تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیّدہ طاہرہ صدیقہ ناصر

طاعون وقت ــــ ایڈز

قسط 1

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ لفظ طاعون کے متعلق فرماتے ہیں:۔

"اصل میں طاعون نام ہے موت کا۔ لغت میں وہ خطرناک عوارض جن کا انجام موت ہوتا ہے اس کا نام طاعون ہی رکھا ہے اور یہ لفظ لغت کی رُو سے بڑا وسیع ہے۔ ممکن ہے کہ اب کسی اَور رنگ میں ظاہر ہو جاوے یا اسی رنگ میں آئندہ اور بھی زور سے پھوٹ نکلے۔"

پھر فرمایا:۔

"اصل میں طاعون بڑا وسیع لفظ ہے۔ الطاعون: الموت ــ کل امراض اس میں داخل ہیں۔ یہ لفظ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ صحابہؓ کے وقت میں بھی ایک قسم کا طاعون پھوٹا تھا۔ مگر وہ بہت باریک ایک دانہ کی طرح ایک پھنسی ہوتی تھی جو کہ ہتھیلی میں نکلتی تھی۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ غشی اور نیند کی حالت میں اور بعض ہنستے ہنستے ہی اس دنیا سے چل گزرتے ہیں۔ بعض کو خون کے جلاب لگ جاتے ہیں۔ بعض کا کسی کو علم بھی نہیں ہوتا کہ ہوا کیا؟ دس آدمی تھے رات اچھے بھلے سوئے مگر صبح ہوتے ہی ان میں سے ایک بھی زندہ نہ اٹھا۔

غرض اس قسم کے کئی واقعات ہیں کہ ان سے معلوم ہوتا ہے کہ اس مرض کا کسی کو پتہ نہیں لگا اور اس کے کئی رنگ ہیں۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۸۶)

آکسفورڈ لغت میں پلیگ کے ایک معنی "بیماری۔ خاص طور جو الٰہی سزا کے طور پر ہو" دیئے گئے ہیں۔

اگرچہ یہ بات واضح ہے کہ طاعون سے مراد ہر ایسی بیماری ہے جو خوفناک موتا موتی کی ذمہ دار ہو۔ لیکن یہ بات بھی دلچسپی سے خالی نہ ہوگی کہ عرفِ عام میں پہچانی جانے والی طاعون اور اس موجودہ طاعون یعنی AIDS میں بہت سی مشابہتیں پائی جاتی ہیں۔ طاعون کی دو خاص علامتیں گلٹیوں کا پیدا ہونا اور مہلک نمونیہ میں مبتلا ہونا ہے ایڈز (AIDS) میں بھی گلٹیوں کا پیدا ہونا اور نمونیہ کی ایک خطرناک قسم میں مبتلا ہونا دو اہم ترین علامات ہیں۔

قبل اس کے کہ موجودہ وباء کا تفصیلی ذکر کیا جائے مناسب ہوگا کہ طاعون یعنی PLAGUE کے متعلق مختصراً بیان کر دیا جائے۔

طاعون

PLAGUE

معلوم تاریخ انسانی میں تین مرتبہ طاعون کی عالمگیر وبا پھیلی

پہلی عالمگیر وباء

PANDEMIC

پہلی مرتبہ سنہ ۵۴۱-۵۴۲ء میں پھوٹی۔ اس کے بعد سنہ ۵۵۷ء سے سنہ ۷۶۷ء تک ۱۴ مرتبہ اس کی وبا پھیلی۔

دوسری عالمگیر وبا۔

سنہ ۱۳۲۰ء کے آخر میں پھوٹی۔

یہ وسطی ایشیاء سے شروع ہوئی اور مشرق کی طرف چین تک پھیلی۔ سنہ ۱۳۴۷ء میں یورپ اور بحیرہ روم کے علاقوں میں پہلی مرتبہ طاعون کی وبا پھیلی۔

تیسری عالمگیر وباء

یہ چین میں سنہ ۱۸۵۵ء میں پھوٹی اور چینی ساحلوں تک سنہ ۱۸۹۴ء میں پہنچی اور وہاں سے دنیا میں پھیلی۔ ہندوستان اس کا خاص نشانہ بنا اور صرف دس سال کے عرصہ میں ۶ ملین لوگ مرے۔ سنہ ۱۸۹۸ء سے سنہ ۱۹۲۸ء تک ۱۲ ملین لوگ ہندوستان میں طاعون سے مرے۔

اندازہ ہے کہ مندرجہ بالا تینوں عالمگیر وباؤں میں ۲۰۰ ملین سے زیادہ لوگ مارے گئے۔

طاعون ایک قسم کے بیکٹیریا جس کا نام PASTURELLA PESTIS ہے سے ہوتی ہے۔ بنیادی طور پر یہ چوہوں کی بیماری ہے۔ چوہوں کے درمیان یہ بیماری چیچڑی (FLEA) کے ذریعہ پھیلتی ہے۔ چوہے کے مرنے کے بعد جراثیموں سے آلودہ چیچڑی اسے چھوڑ دیتی ہے اور انسان کو کاٹ سکتی ہے۔ کاٹنے کے دوران اپنی غذا حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ انسان کے جسم کے اندر پلیگ کے جراثیم داخل کر دیتی ہے۔ عام طور پر جنگلی چوہوں میں یہ بیماری پائی جاتی ہے۔ لیکن جب وبا پھوٹتی ہے تو گھروں میں پائے جانے والے عام چوہوں میں مرض پھیل جاتا ہے اور ان سے انسانوں میں پھیلتا ہے۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ وبا کے دنوں میں دوسرے جانور بھی اس سے متاثر ہو جاتے ہیں۔ مثلاً کتے۔

انسانوں میں جب خون میں انفیکشن بہت زیادہ ہو جاتا ہے تو اس سے پھیپھڑے متاثر ہو جاتے ہیں (PNEUMONITIS) اور پھر تھوک کے ذریعہ یہ جراثیم دوسرے انسانوں تک پہنچ جاتے ہیں۔ اس صورت میں اسے نمونیہ والی طاعون (PNEUMONIC PLAGUE) کہتے ہیں۔

یہ بیماری گرد و غبار میں موجود جراثیموں سے بھی سانس کے ذریعہ پھیل سکتی ہے۔

جس جگہ چیچڑی (FLEA) نے کاٹا ہوتا ہے وہاں پھنسی نمودار ہو سکتی ہے لیکن عام طور پر یہ پھنسی نمودار نہیں ہوتی۔ چیچڑی کے کاٹنے کی جگہ کے گرد و نواح میں موجود لمف نوڈز (LYMPH NODES) سوج جاتے ہیں۔ (لمف نوڈز جسم کے نظامِ دفاع کا ضروری حصہ ہیں) ان گلٹیوں میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے اور ان کے اندر خون کی باریک نالیاں پھٹ جاتی ہیں اور گلٹیوں کے گرد خون آلود سیال مادہ جمع ہو جاتا ہے اور ان گلٹیوں میں اور ان کے گرد موجود سیال مادہ میں طاعون کے جراثیم کثرت سے ہوتے ہیں۔ ان پھولی ہوئی گلٹیوں کے نمودار ہونے کی وجہ سے طاعون کی اس قسم کو (BUBONIC PLAGUE) کا نام دیا جاتا ہے۔ خطرناک طور پر بیمار مریضوں میں خون میں انفیکشن پھیل جاتا ہے۔ اور بعض خاص جگہوں پر خون کی باریک نالیاں پھٹ جاتی ہیں مثلاً دل کے گرد موجود جھلی کے نیچے اور دماغ کی جھلیوں میں (MENINGEAL AND SUB-PERICARDIAL HEMORRHAGES) اس کے علاوہ پھیپھڑوں میں بھی خون کی نالیاں جگہ جگہ پھٹ جاتی ہیں۔ لمف نوڈز اور تلی بڑھ جاتے ہیں اور جگر میں کئی چھوٹے چھوٹے NECROTIC FOCI بن جاتے ہیں (یعنی پیپ اور خون اور مردہ خلیوں کا مجموعہ) بعض دفعہ علاقائی لمف نوڈز (REGIONAL LYMPH NODES) سوجتے نہیں لیکن خون میں انفیکشن پھیل جاتا ہے۔ ایسے طاعون کو SEPTICAEMIC PLAGUE کہتے ہیں۔

طاعون کی علامات

یہ مرض تیزی سے پھیلتا ہے اور زمانہ سرایت کم ہے یعنی ۳ سے ۶ دن تک بیوبونک پلیگ۔ (BUBONIC PLAGUE) میں عام طور پر گلٹی GROIN یعنی ران اور پیٹ کے درمیان کی جگہ میں ظاہر ہوتی ہے لیکن چیچڑی کے کاٹنے کی جگہ کے مطابق یہ گلٹی کہیں بھی ظاہر ہو سکتی ہے مثلاً بغل میں۔ گردن میں، کہنی کے قریب یا گھٹنے کے پچھلی طرف۔ بیماری کا آغاز عام طور پر اچانک ہوتا ہے۔ تیز بخار، خشک جلد اور شدید سر درد کے ساتھ۔ جلد ہی متاثرہ گلٹیوں میں درد اور سوجن نمایاں ہونی شروع ہو جاتی ہے۔ خون میں زہریلے اثر کی علامتیں بھی جلد ہی ظاہر ہونا شروع ہو جاتی ہیں یعنی تیز نبض، پھیلا ہوا دل اور ذہنی پراگندگی۔ تلی بڑھ جاتی ہے جو کہ عام طور پر پیٹ میں ہاتھ سے محسوس کی جا سکتی ہے۔

SEPTECAEMIC PLAGUE:۔

جن مریضوں میں گلٹی ظاہر نہ ہو اور خون میں انفیکشن موجود ہو ایسے مریضوں کی حالت عام طور پر تیزی سے بگڑتی ہے۔ (علاج نہ ہونے کی صورت میں)

نمونیہ ہر دو مذکورہ بالا قسم کی طاعون کو مزید پیچیدہ کر سکتا ہے۔

PNEUMONIC PLAGUE:۔

اس کا آغاز بہت اچانک ہوتا ہے۔ کھانسی اور سانس کی دشواری کے ساتھ مرض شروع ہوتا ہے۔ مریض بہت زیادہ مقدار میں خون آلود، جھاگ دار تھوک جو کہ جراثیموں سے بھرا ہوا ہوتا ہے۔ تھوکتا ہے اور نیلا ہو جاتا ہے۔ پھیپھڑوں میں رطوبت جمع ہو جاتی ہے اور مریض کی حالت تیزی سے بگڑتی ہے۔

تشخیص

مریض کی فوری تشخیص بہت ضروری ہے۔ مریض کے خون اور تھوک کا معائنہ کیا جاتا ہے۔ جس میں جراثیم موجود ہوتے ہیں۔ بیماری کے بعد کے زمانہ میں خون میں ANTIBODIES اینٹی باڈی بھی موجود ہوتی ہیں۔

علاج

STREPTOMYCINE اس کیلئے بہترین دوا ہے۔ TETRACYCLINE بھی اتنی ہی کارآمد ہے CHLORAMPHENICOL بھی استعمال کی جا سکتی ہے۔ اگر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اینٹی بائیوٹک میسر نہ ہوں تو سلفا دوائیاں استعمال کی جا سکتی ہیں۔

احتیاط

طاعون کے خلاف دو قسم کی ویکسین استعمال کی جاتی ہیں۔

۱۔ مردہ جراثیم سے تیار شدہ

۲۔ زندہ نقصان نہ پہنچا سکنے والے جراثیم سے تیار شدہ۔

چوہوں اور چیچڑیوں کے انسداد کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

ایڈز (AIDS)

اہم حقائق

۱۹۸۰ء میں اس بیماری کا آغاز ہوا

یہ بیماری ایک وائرس کے ذریعے پھیلتی ہے جسے (HUMAN IMMUNDOFFI-CIENE VIRUS) HIV کا نام دیا گیا۔ یہ وائرس RETRO VIRUSES کی ایک قسم ہے

○ RNA قسم کا یہ وائرس جسم میں T4 خلیوں کا خاتمہ کرتا ہے۔

○ اس وائرس سے پیدا شدہ انفیکشن کو ختم کرنے کے لئے ابھی تک کوئی دوا دریافت نہیں ہوئی۔

○ وائرس کے خلاف ابھی تک کوئی ویکسین VACCINE بھی نہیں بنائی جا سکی۔

○ امریکہ میں ۱۹۹۲ء تک اس کے مریضوں کی تعداد ۳۶۵,۰۰۰ ہزار ہو جائے گی۔

○ ۱۹۸۸ء تک دنیا بھر کے ۱۴۷ ممالک نے WHO کو اپنے ملک میں اس بیماری کی رپورٹ دی۔

○ دنیا بھر میں ۱۹۸۸ء تک اس بیماری کے ۲۵۰,۰۰۰ واقعات ہو چکے تھے۔

○ ۱۹۹۳ء تک مزید ایک ملین لوگ اس بیماری کا شکار ہو جائیں گے۔

○ اگلے چند سالوں میں ایڈز سے مرنے والوں کی تعداد کئی ملین تک جا پہنچے گی۔

○ ایڈز مستقبل میں کیا شکل اختیار کر جائے گی۔ اس کا حتمی اندازہ کرنا مشکل ہے

آئیے اب اس بیماری کا تفصیلی جائزہ لیتے ہیں۔

تعارف

۱۹۸۰ء سے قبل اس بیماری کو کوئی نہ جانتا تھا۔ آج سے دس سال قبل یہ خیال کیا جانے لگا کہ وبائی امراض ترقی یافتہ ممالک کے لئے اب کسی بڑے خطرے کا باعث نہیں رہیں اور ان پر آسانی کے ساتھ قابو پایا جا سکتا ہے۔ لیکن ۱۹۸۰ء کے ابتداء میں ایڈز کی دریافت نے اس خیال کے دھوئیں اڑا دیئے اور انسان کو اس کی کم علمی اور قدرت کے ہاتھوں بے بس ہو جانے کا نیا احساس دلایا۔

اس بیماری کی دریافت اس طرح ہوئی کہ جون ۱۹۸۱ء میں امریکی ادارہ صحت کو ایک رپورٹ نے چوکنا کیا۔ اس رپورٹ کے مطابق صرف ۸ ماہ کے قلیل عرصہ میں ایک ایسی قسم کے نمونیا کے اکٹھے ۵ مریض دیکھے گئے جو کہ بہت کم لوگوں کو ہوتا تھا یعنی پروٹوزوا نیوموسسٹائٹس کیرینائی (PROTOZOA PNEMOCYS-TITIS CARINEI) کے انفیکشن سے پیدا ہونے والا نمونیہ۔

یہ نمونیہ صرف ان لوگوں کو ہوتا تھا جن کا نظام دفاع کینسر یا اس نظام کو دبانے والی دواؤں کے استعمال سے کمزور ہو چکا ہوتا۔

اس نمونیہ کے علاج کیلئے ایک ایسی دوا استعمال ہوتی تھی جو کہ ڈاکٹروں کو حکومت کے ادارہ صحت سے اجازت لئے بغیر مریضوں کو دینے کی اجازت نہ تھی۔ حکومت کے ریکارڈ کے مطابق ۱۹۶۷ء سے ۱۹۷۹ء تک اس دوائی کے لئے صرف دو درخواستیں کی گئی تھیں۔ لیکن اب آٹھ ماہ میں اکٹھی پانچ درخواستیں! اس بات نے ادارہ صحت کو ہوشیار کر دیا۔ جن مریضوں کو یہ دوا استعمال کروائی گئی وہ سب نوجوان مرد تھے اور نظام دفاع کو کمزور کرنے والی مذکورہ بالا دونوں وجوہات میں سے کوئی بھی وجہ ان میں نظر نہ آئی۔

اسی دوران اس ادارہ کو جلد کے کینسر کی ایک قسم (KAPOSI'S SARCOMA) کے مریضوں کی تعداد بڑھنے کی بھی رپورٹ ملی۔ یہ کینسر امریکہ میں کم ہی لوگوں کو ہوتا تھا۔ سوائے چند بوڑھے مردوں کے یا پھر ان لوگوں کو جنہیں نظام دفاع کو دبانے والی دوائیں دی جاتی تھیں (IMMUNOSUPRESSIVE DRUGS)

اور اب ۳۰ ماہ کے قلیل عرصہ میں نیویارک اور کیلیفورنیا کے ۲۶ نوجوان مردوں میں یہ کینسر پایا گیا۔ ان نوجوانوں میں سے کئی کو P. CARINII نمونیا (جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے) اور دیگر کئی قسم کے (OPPORTUNISTIE INFEC-TIONS یعنی موقعہ سے فائدہ اٹھانے والے جراثیموں سے پیدا ہونے والے انفیکشن INFECTION جو صحت مند انسانوں میں نہیں ہوتے، ہوئے۔

یہ بھی دیکھا گیا کہ یہ سارے کے سارے مرد غیر فطری جنسی زندگی گزارتے تھے۔

اس کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ڈاکٹروں نے یہ بھی دیکھا کہ اس قسم کے مردوں میں غدود بڑھنے کی (CHRONIC LYMPHADENO-PATHY) شکایت اور ایک غیر معروف قسم کے کینسر (NON-HODGKIN'S LYM-PHOMA) کی بیماری بڑھ رہی ہے۔

ان سب مریضوں میں بخار، رات کو پسینے آنا، غیر معمولی تھکاوٹ، جلدی امراض، دستوں کی بیماری کا لگے رہنا۔ کی شکایات بھی پائی گئیں۔ چنانچہ ان سب علامتوں کے مجموعہ کو ۱۹۸۲ء میں ایک نئی بیماری قرار دیا گیا۔ اور اس کا نام ACQUIRED IMMUNE DE-FFICIENCY SYNDROME یا (AIDS) ایڈز رکھا گیا۔ یعنی پیدائش کے بعد حاصل کی گئی قوتِ مدافعت میں کمی کی وجہ سے پیدا ہونے والی علامتیں۔

یاد رفتگان

ناصرہ طاہرہ اہلیہ چوہدری بشیر احمد

مکرم پیر شیر عالم صاحب

والد محترم کی دائمی جدائی کا غم سینے میں میخ کی طرح گڑھ چکا ہے وہ باپ جس کی شرافت و عظمت کے سب گواہ ہیں۔ آج سے بارہ سال قبل ہم سے جدا ہو گئے ہم اُس باپ کی شفقت اور دعاؤں سے ہمیشہ کیلئے محروم ہو گئے جو بلا ناغہ ہر روز نیم شبی عبادت میں اپنی عاجزانہ دعاؤں سے اپنے خاندان کے بچہ بچہ کیلئے سلامتی کے قلعے تعمیر کیا کرتے تھے۔

والد صاحب اکتوبر ۱۸۹۵ء میں موضع گولیکی ضلع گجرات کے ایک انتہائی شریف اور دیندار گھرانہ میں پیدا ہوئے۔ گاؤں میں کوئی سکول نہیں تھا اسلئے والد صاحب اپنے بڑے بھائیوں کے ساتھ کاشتکاری میں ان کا ہاتھ بٹایا کرتے تھے۔ پرائمری تعلیم گاؤں میں حاصل کی اور وظیفہ حاصل کیا مڈل کا امتحان کنجاہ سے امتیازی نمبروں میں پاس کیا اور وظیفہ کے حقدار ٹھہرائے گئے۔ اسی طرح ہر امتحان انہوں نے وظیفے سے پاس کیا۔ باوجود بے شمار مشکلات کے اس عظیم شخص نے ہمت نہ ہاری۔ تعلیمی ریکارڈ بہت اچھا تھا اس لئے جے وی میں بھی داخلہ مل گیا۔ احمدیہ ہوسٹل لاہور میں رہ کر انہوں نے جے وی کا امتحان پاس کیا۔ جسکے بعد مڈل سکول کنجاہ میں بطور انگلش ٹیچر کے تعینات ہوئے اسی دوران آپ نے ایف اے اور بی اے کے امتحانات امتیازی نمبروں سے پاس کئے۔ بی اے کے بعد آپ نے سینٹرل ٹریننگ کالج لاہور سے بی ٹی کا امتحان پاس کیا اور ڈسٹرکٹ کونسل گجرات کے اینگلو ورنیکلر مڈل سکول میں پہلے ٹرینڈ گریجوایٹ ہیڈ ماسٹر کی حیثیت سے ۱۹۲۷ء میں اجنالہ ضلع گجرات میں تعینات ہوئے۔

آپ کے پڑھانے کا طریقہ بہت اچھا تھا۔ اسی لئے ڈسٹرکٹ بورڈ کو ایک گر مل گیا تھا۔ جس ضلع کے تینوں اینگلو ورنیکلر سکولوں میں سے جسکی حالت دگرگوں ہو جاتی والد صاحب کو اسکے سدھارنے اور سنوارنے کیلئے وہاں تبدیل کر دیا جاتا۔ یہ سلسلہ قریباً ۲۰ سال ایسے ہی چلتا رہا۔

خدا تعالیٰ سے لگن تو پہلے ہی دل میں موجود تھی۔ وزیر آباد احمدیہ بیت الذکر میں نماز پڑھنے جایا کرتے تھے۔ وہاں محترم مولانا غلام رسول صاحب وزیر آبادی مربی ماریشس

باقی صہ ۵ پر

جلسہ سالانہ ۱۹۹۰ء برطانیہ کے موقع پر دائیں سے بائیں منیر احمد جاوید، نصیر احمد قمر (پرائیویٹ سیکرٹری) عبدالمالک، چوہدری محمد ابراہیم، محمد اسلم صابر، رشید احمد چوہدری سیکرٹری پبلیکیشنز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر رشید محمد راشد
آئی سپیشلسٹ فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ

چُم گکرے

(آنکھوں میں خارش اور سُرخی)

تعریف مرض

چُم گکرے آنکھ کی سفید جھلی کی سوزش کو کہتے ہیں۔ بعض آنکھیں گرمی اور گرد وغبار سے معمول سے زیادہ حساس ہوتی ہیں۔ گرم اور خشک موسم شروع ہوتے ہی یہ آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ اور مریض کو کھجلی اور خارش کا احساس ہر وقت تنگ کرتا رہتا ہے۔ آئیے پہلے ہم اس کے لفظی معانی پر غور کریں۔

سپرنگ انگریزی زبان میں موسم بہار کو کہتے ہیں۔ اور CATARRAH کا مطلب کسی بھی جھلی کی سوزش ہے۔ بادی النظر میں اس اصطلاح کا مطلب یہ ہے کہ چُم گکرے آنکھ کی سفید جھلی کی اس سوزش کو کہتے ہیں۔ جو موسم بہار میں ظہور پذیر ہو۔ لیکن درحقیقت یہ ایک غلط العام اصطلاح ہے۔

چُم گکرے دراصل موسم گرما میں شروع ہوتے ہیں۔ اور گرمی میں اضافے کے ساتھ ساتھ اس کی شدت میں بھی تکلیف اس حد تک اضافہ ہوتا جاتا ہے اور جونہی موسم سرما شروع ہوتا ہے بیماری بہت حد تک دب جاتی ہے۔ لیکن بالکل ختم نہیں ہوتی۔ آئندہ موسم گرما کے شروع ہوتے ہی تکلیف کے عود کر آنے کا بہت زیادہ امکان ہوتا ہے۔

وجوہات

چُم گکرے عموماً چھوٹی عمر کے بچوں میں شروع ہوتے ہیں۔ یہ الرجی کی ایک قسم ہے اور اس کا باعث گرمی۔ ہوا میں موجود گرد وغبار اور پولن یعنی (پھولوں کا زیرہ) ہوتے ہیں۔ یہ تکلیف گرمیوں میں حملہ آور ہوتی ہے۔ لڑکوں میں اس کی شرح لڑکیوں کی نسبت زیادہ ہے۔ عام طور پر عمر گذرنے کے ساتھ ساتھ اِس کی شدت میں کمی واقع ہوتی رہتی ہے اور جوان ہوتے تک یہ تکلیف خود بخود رفع ہو جاتی ہے۔ لیکن بسا اوقات مسلسل بے توجہی اور نامناسب علاج کے باعث یہ مختلف النوع پریشانیوں کا باعث بھی بن سکتی ہے

علامات

جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ چُم گکرے دراصل گرمیوں کی بیماری ہے اِس میں گرمی کی حدت میں اضافے کے ساتھ ساتھ تکلیف کی شدت میں بھی اضافہ ہوتا جاتا ہے اِس مرض میں دونوں آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں ان میں شدید قسم کی جلن۔ کھجلی اور خارش ہوتی ہے۔ آنکھوں سے پانی بہتا رہتا ہے۔ وقفے وقفے سے لیس دار رطوبت بھی خارج ہوتی رہتی ہے۔ دھوپ قطعاً اچھی نہیں لگتی۔ مریض ہر وقت آنکھیں ملتا نظر آتا ہے۔

اقسام

چُم گکروں کی دو بڑی اقسام ہیں۔

(۱) پہلی قسم میں آنکھ کے پپوٹوں کی اندرونی جھلی متاثر ہوتی ہے۔ شدید سوزش کے باعث سفید جھلی سُرخ ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات پپوٹے سُوج جاتے ہیں۔ آنکھوں میں کھجلی ہونا، پانی بہنا، دھوپ کا اچھا نہ لگنا اس کی خاص علامات ہیں۔

(۲) دوسری قسم میں پپوٹوں کی نسبت آنکھ کے ڈیلے کی سفید جھلی زیادہ متاثر ہوتی ہے آنکھ سُرخ ہو جاتی ہے۔ قرنیہ یا کالی پتلی کے گرد لیس دار سی جھلی نمودار ہو جاتی ہے پپوٹے عموماً نارمل رہتے ہیں۔ لیکن اس میں بھی جلن اور کھجلی کا احساس مریض کو ہر گھڑی پریشان رکھتا ہے۔

علاج

اس مرض میں مریض کے لئے سب سے پریشان کن بات آنکھوں میں جلن اور کھجلی ہوتی ہے۔ جس کے لئے مریض بغیر سوچے سمجھے طرح طرح کی ادویات استعمال کرتا رہتا ہے۔

جیسا کہ پہلے بیان کیا جا چکا ہے کہ یہ مرض دراصل الرجی کی ایک قسم ہے اور بیرونی الرجی کا بہترین علاج یہ ہے کہ جو شے الرجی کا باعث ہو اُس سے حتی المقدور بچا جائے۔ بد پرہیزی اس بیماری میں "سم قاتل" کا درجہ رکھتی ہے۔ اس لئے بزرگوں کا قول کہ "پرہیز علاج سے بہتر ہے" اِس مرض کے علاج میں بنیادی اصول کا درجہ رکھتا ہے آج کل چُم گکروں کے علاج کے لئے دو طرح کی ادویات استعمال میں لائی جاتی ہیں۔

۱۔ تکلیف کی شدت میں کمی کرنے والی ادویات
۲۔ الرجی کا علاج کرنے والی ادویات

۱۔ تکلیف کی شدت میں کمی کرنیوالی ادویات

یہ جادو اثر رکھتی ہیں اور فوراً ہی تکلیف کی شدت میں کمی کر دیتی ہیں اور مریض کے لئے فوری سکون مہیا کرتی ہیں۔ اس سکون اور آرام کی خواہش میں بعض مریض بغیر ڈاکٹری مشورہ کے لمبی مدت تک کے لئے استعمال کرتے رہتے ہیں۔ یہ نہ جانتے ہوئے کہ ان کا زیادہ استعمال آنکھوں کی صحت اور بینائی کو بُری طرح متاثر کرتا ہے۔

قارئین کو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ان ادویات کا بے جا استعمال آنکھوں میں کالے موتیا کا بھی باعث بن سکتا ہے۔ جو بینائی کو مکمل طور پر ضائع کر سکتا ہے۔

۲۔ خارجی الرجی کا علاج کرنیوالی ادویات

ان ادویات کے استعمال سے خارجی الرجی کافی حد تک کم ہو جاتی ہے۔ بلکہ ان کا استعمال ہر قسم کے خطرہ سے بھی پاک ہے۔ لہٰذا ہم انہیں مریضوں کو بے دھڑک استعمال کروا سکتے ہیں اور ان ادویات کے نتائج بھی کافی حوصلہ افزاء ہیں۔

اوپر بیان کی گئی ہر دو قسم کی ادویات کا استعمال آئی سپیشلسٹ ڈاکٹر کے مشورہ سے ہی کرنا چاہیئے۔ تاکہ ادویات کے خطرناک اثرات سے محفوظ رہا جا سکے۔

کیا اس مرض سے مستقل نجات ممکن ہے؟

جی ہاں خارجی الرجی کا علاج کرنے والی ادویات اگر لمبی مدت کے لئے استعمال کی جائیں اور گرمی اور گرد وغبار سے آنکھوں کی حفاظت کی جائے تو تکلیف سے مستقل نجات ممکن ہے لیکن ایسا لازمی ہرگز نہیں۔ بسا اوقات ایسا نہیں ہوتا۔ تاہم مایوس ہونے کی چنداں ضرورت نہیں۔ مسلسل پرہیز بالآخر اس تکلیف سے نجات پر ہی منتج ہوتا ہے۔

ہدایات

۱۔ الرجی کرنے والی بیرونی اشیاء مثلاً گرد وغبار۔ پولن۔ گرمی۔ دھواں وغیرہ سے حتی الوسع بچا جائے۔

۲۔ شدید گرمی کے موسم میں متاثرہ مریض اگر کسی ٹھنڈے علاقہ میں چلا جائے تو تکلیف کی شدت سے محفوظ رہتا ہے لیکن ہمارے جیسے ترقی پذیر ملک میں ہر کوئی اس قسم کے مہنگے علاج کا متحمل نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ گرمی اور دھوپ سے مریض کو زیادہ سے زیادہ بچایا جائے۔

۳۔ آنکھوں کو ٹھنڈے پانی سے متعدد بار دھویا جائے جس سے ایک تو آنکھوں سے مزرسل ذرات دُھل جاتے ہیں اور دوسرے آنکھوں کو سکون بھی ملتا ہے۔

۴۔ دھوپ میں نکلتے وقت گہرے سبز رنگ کی عینک ضرور لگانی چاہیئے۔ تاکہ گرمی کی شدت سے آنکھوں کو محفوظ رکھا جا سکے۔

۵۔ زیادہ تکلیف کی صورت میں برف کی ٹکور بھی سکون کا باعث بنتی ہے۔

۶۔ سب سے اہم بات جو یاد رکھنے کی ہے وہ یہ ہے کہ تکلیف بذاتِ خود زیادہ نقصان دہ نہیں ہوتی اور اس کا انجام جلد یا بدیر تکلیف سے مکمل نجات کی صورت میں ہی ہوتا ہے۔ لیکن اگر مریض زیادہ پریشان ہو کر طرح طرح کے سکون آور قطرے استعمال کرنا شروع کر دے تو نتیجہ کالے موتیا کی صورت میں بھی ظاہر ہو سکتا ہے۔ لہٰذا یہ مقولہ ذہن نشین کر لیں کہ "پرہیز علاج سے بہتر ہے"۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

سے احمدیت کے بارے میں مزید معلومات حاصل ہوئیں اور اسکی سچائی آپ پر کھلنے لگی اور ۱۹۱۲ء میں بذریعہ خط حضرت امام جماعت احمدیہ (الاول) کی بیعت کر لی۔ اور پھر یہ نورِ ایمان زندگی بھر بڑھتا ہی چلا گیا۔ اور اس شجر کی ڈالیوں میں جتنے بھی پھل لگے ان میں احمدیت کی چاشنی ختم نہ ہونے پائی۔ بلکہ بڑھتی ہی چلی گئی۔ ۱۹۱۴ء میں جب کہ لاہور میں زیرِ تعلیم تھے۔ خود قادیان حاضر ہو کر حضرت امام جماعت احمدیہ (الثانی) کے دستِ مبارک پر بیعت کرنے کی سعادت حاصل کر لی۔

آپ کو قرآن کریم کی باقاعدہ تلاوت کی عادت میٹرک کی تعلیم کے دوران ہی پڑ گئی تھی اور زندگی بھر قائم رہی۔ باترجمہ قرآن کریم کے ساتھ تفاسیر کا مطالعہ بھی انہماک سے فرماتے۔ جماعت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے تھے۔ سیکرٹری مال کا عہدہ آپ کے سپرد تھا۔ جسے خوش اسلوبی سے نبھایا۔ گاؤں میں مقیم ہو کر آپ نے مقامی جماعت کے کاموں میں توجہ دینی شروع کر دی۔ مقامی جماعت بہت پرانی جماعت ہے اور حضرت بانیٔ سلسلہ کے زمانہ میں قائم ہوئی آپ نے اس جماعت کی تربیت و اصلاح میں گراں قدر حصہ لیا۔

اپنے رشتہ داروں سے بہتر سلوک فرماتے تھے۔ غریب رشتہ داروں کی حتی الوسع مالی امداد بھی فرماتے تھے۔ اُن کے بچوں کو اپنے پاس رکھ کر تعلیم دلاتے اور جہاں تک رسائی ہو سکتی اُن کی ملازمت کا بھی انتظام فرماتے۔

وہ درویش انسان اس دارِ فانی میں زندگی کے اکیاسی سال گذار کر ۲۵ نومبر ۱۹۷۶ء کو عازمِ ابدی دنیا ہوا

آسماں تیری لحد پر شبنم افشانی کرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۷۶۱۵ میں عبد القدوس ولد RESA PAWIRO پیشہ تجارت۔ عمر ۳۲ سال۔ بیعت ۱۹۷۶ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵؍ اپریل ۱۹۸۸ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ مکان مع زمین
مالیتی -/۵,۰۰۰,۰۰۰ روپے
۲۔ کار مالیتی -/۲,۵۰۰,۰۰۰ روپے
میزان -/۷,۵۰۰,۰۰۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰,۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- عبد القدوس ولد RESA PAWIRO انڈونیشیا۔ گواہ شد ۱ MACHRUF DAMANIK گواہ شد ۲:- محمد صابر وصیت ۲۳۸۴۵

مسل ۲۷۶۱۶ SUWIDJI SON OF K. SOMOSENTONO پیشہ ملازمت عمر ۳۹ سال۔ بیعت ۱۹۷۰ء ساکن انڈونیشیا۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۱۹۸۸ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ مکان مالیتی -/۵,۰۰۰,۰۰۰ روپے
۲۔ زمین " -/۳,۵۰۰,۰۰۰ "
۳۔ موٹر سائیکل RX ۱۹۸۰ء
مالیتی -/۵۰۰,۰۰۰ روپے
۴۔ ٹیلیویژن اور ویڈیو سیٹ
مالیتی -/۳۰۰,۰۰۰ روپے
۵۔ ایک ریفریجریٹر مالیتی -/۲۰۰,۰۰۰ روپے
۶۔ زیورات مالیتی -/۲۰۰,۰۰۰ "

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۵۰,۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ یکم مئی ۱۹۸۸ء سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- SUWIDJI انڈونیشیا گواہ شد ۱:- ابوالحسن وصیت ۲۳۸۴۴ انڈونیشیا۔ گواہ شد ۲ MACHRUF DAMANIK انڈونیشیا۔

مسل ۲۷۶۱۷ و ACHMAD DJAMHARI SON OF MOESTARI پیشہ تجارت۔ عمر ۶۴ سال۔ بیعت ۱۹۷۰ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵؍ اپریل ۱۹۸۸ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۱,۰۰۰,۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- ACHMAD DJAMHARI انڈونیشیا۔ گواہ شد ۱ محمد صابر وصیت ۲۳۸۴۵ گواہ شد ۲ MACHRUF DAMANIK انڈونیشیا۔

مسل ۲۷۶۱۸ میں طاہر احمد ولد عبد الغفور صاحب پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت ۱۹۷۰ء ساکن انڈونیشیا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸ مئی ۱۹۸۸ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

مکان مالیتی -/۵,۰۰۰,۰۰۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۳۱,۰۰۰ روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- طاہر احمد ولد عبد الغفور صاحب انڈونیشیا۔ گواہ شد ۱ محمد صابر وصیت ۲۳۸۴۵ گواہ شد ۲ ابوالحسن وصیت ۲۳۸۴۴

مسل ۲۷۶۱۹ میں شمس الحق ولد ابو المنیر نور الحق صاحب قوم کھوکھر۔ پیشہ ملازمت۔ عمر ۳۳ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن ربوہ حال مغربی جرمنی۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴؍ فروری ۱۹۸۸ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ -/DM۲,۰۵۰ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- شمس الحق ولد ابو المنیر نور الحق صاحب ربوہ حال مغربی جرمنی۔ گواہ شد ۱ مقصود الحق وصیت ۲۱۹۴۴ گواہ شد ۲ سید سلیم احمد گیلانی وصیت ۲۵۸۴۹

مسل ۲۷۶۲۰ میں سلمیٰ بیگم زوجہ رانا محمد نواز صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری۔ عمر ۴۹ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن چک ۸۷ شمالی۔ ضلع سرگودھا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ یکم مارچ ۱۹۸۹ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند -/۱,۰۰۰ روپے پاکستانی
۲۔ طلائی زیور دو تولہ
مالیتی -/۶,۰۰۰ روپے پاکستانی
کل جائیداد -/۷,۰۰۰ "

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۲۰ مارک جرمن ماہوار بصورت سوشل ہلپ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامتہ:- سلمیٰ بیگم زوجہ رانا محمد نواز صاحب چک ۸۷ شمالی ضلع سرگودھا حال جرمنی۔ گواہ شد ۱ چوہدری سعید احمد صاحب مغربی جرمنی۔ گواہ شد ۲ رانا محمد نواز صاحب خاوند موصیہ۔

مسل ۲۷۶۲۱ میں چوہدری حفیظ الرحمن ولد چوہدری عبد الرحمن صاحب قوم ارائیں۔ پیشہ وکالت۔ عمر ۴۵ سال بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن گوٹھ احمد پور سانگھڑ حال مغربی جرمنی بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵ نومبر ۱۹۸۹ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

بنک اکاؤنٹ -/۵,۰۰۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۱۵۰ جرمن مارک بصورت وکالت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- چوہدری حفیظ الرحمٰن مغربی جرمنی۔ گواہ شد ۱:- صدیق احمد کاہلوں سیکرٹری تعلیم مغربی جرمنی۔ گواہ شد ۲:- سید سلیم احمد گیلانی وصیت ۲۵۸۴۹

مسل ۲۷۶۲۲ میں فریدہ عادل زوجہ محمد عادل صاحب قوم وڑائچ پیشہ خانہ داری۔ عمر ۲۷ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن مغربی جرمنی۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جولائی ۱۹۸۹ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

حق مہر طلائی زیور وزنی چار تولہ مالیتی -/۲۷,۰۰۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ یکصد (-/۱۰۰) مارک ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- فریدہ عادل زوجہ محمد عادل مغربی جرمنی۔ گواہ شد ۱:- محمد افضل صدر جماعت ۱- BOCHUM ۴۶۳۰ مغربی جرمنی۔ گواہ شد ۲:- محمد عادل خاوند موصیہ

مسل ۲۷۶۲۳ میں زینت حمید زوجہ حمید احمد صاحب قوم میر۔ پیشہ خانہ داری عمر ۳۷ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن کراچی ۳۰ حال مغربی جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰ جنوری ۱۹۸۹ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ طلائی کوکا ایک عدد مالیتی -/۲۰۰ روپے
۲۔ سلائی مشین مالیتی -/۳۵۰ D.M.
۳۔ حق مہر -/۳۰۰۰ روپے

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۲۰ جرمن مارک ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ:- زینت حمید زوجہ حمید احمد مغربی جرمنی۔ گواہ شد ۱:- حمید احمد خاوند موصیہ۔ گواہ شد ۲:- محمد عاقل خان سیکرٹری امور عامہ۔

مسل ۲۷۶۲۴ میں پرویز اقبال ولد فضل حق صاحب قوم شیخ۔ پیشہ فارمیسی عمر ۳۷ سال۔ بیعت پیدائشی احمدی۔ ساکن کینٹ بازار کراچی حال مغربی جرمنی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶ جنوری ۱۹۸۹ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۴۱۶ D.M. ماہوار بصورت حکمانہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- پرویز اقبال ولد فضل حق کراچی حال مغربی جرمنی۔ گواہ شد ۱:- عبد السمیع مغربی جرمنی۔ گواہ شد ۲:- ملک سعادت احمد مغربی جرمنی۔

واقفین نو

عبد النور ابن مکرم محمد عبد اللہ صاحب قمر
طاہر آباد ربوہ

آنیتہ ثمن بنت مکرم فضل احمد صاحب
دار الصدر جنوبی ربوہ

فہد محمود ابن مکرم محمود احمد صاحب
ہڈیارہ ضلع لاہور

صباحت مریم بنت مکرم چوہدری ارشاد احمد صاحب
گولیکی ضلع گجرات

خرم کمال مجوکہ ابن مکرم ظفر احمد مجوکہ صاحب
حویلی مجوکہ تحصیل شاہ پور ضلع سرگودھا

فہد احمد سید ابن مکرم سید بشارت احمد صاحب
نیشنل ہیلتھ کالونی اسلام آباد

توصیف احمد اقبال ابن مکرم چوہدری اقبال احمد صاحب
دھوتڑاں ضلع گجرات

شکیل احمد ابن محمد رمضان صاحب
طاہر آباد ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نکاح کے معاملہ میں قولِ سدید سے کام لیا جائے

ارشاد سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ان سے راضی ہو)

فرمایا

"نکاح میں بھی دینی طور پر ان باتوں کا لحاظ رکھا جاتا ہے کہ لڑکی ذات الدین ہو۔ لڑکے کے اخلاق خراب نہ ہوں۔ عرب میں تو گھوڑوں تک ذات کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ یورپ میں زراعت کے بارے میں احتیاط کرتے ہیں یہی حال انسانی نسل کا ہے۔ جس نکاح کی بنیاد صدق و سداد پر ہو۔ اللہ تعالیٰ کی رضامندی کو مدنظر رکھا گیا ہو۔ ضرور ہے کہ اس پر نیک ثمرات مرتب ہوں۔

(خطبہ فرمودہ ۲۷ مارچ ۱۹۱۵ء)

شعبہ رشتہ ناطہ۔ ربوہ

فضلِ عمر ہسپتال میں خالی اسامیاں

"فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مندرجہ ذیل اسامیاں خالی ہیں خواہشمند خواتین و حضرات سے گذارش ہے کہ وہ اپنی درخواستیں متعلقہ امیر جماعت یا صدر کی سفارش کے ساتھ مورخہ ۱۷ ستمبر تک بھجوادیں۔

انٹرویو ۴ اکتوبر بوقت ساڑھے بارہ بجے دوپہر ہوگا۔ امیدوار اپنے اصل سرٹیفکیٹس ہمراہ لائیں۔

نمبر شمار	اسامی	تعداد	گریڈ
۱۔	جنرل ڈیوٹی میڈیکل آفیسر	۱	۴۲۵۶ - ۱۶۸ - ۲۲۴۰
۲۔	میٹرن	۱	۴۲۵۶ - ۱۶۸ - ۲۲۴۰
۳۔	سٹاف نرس / میل نرس	۴	۱۹۶۰ - ۴۹ - ۹۸۰

ڈاکٹر کی آسامی کے لئے امیدوار کیلئے لازمی ہے کہ سرجری میں ہاؤس جاب کیا ہوا ہو۔

ضرورت ہے!

دفتر لجنہ اماء اللہ کے لئے ایک آفس سیکرٹری کی ضرورت ہے جو صحیح طور پر سارے عملہ کی نگرانی کر سکے۔ تعلیم کم سے کم بی۔ اے۔ ہو۔ انگریزی میں بھی خط و کتابت کر سکتی ہو۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ

رسالہ خالد اور تشحیذ الاذہان ہر ماہ ۱۰ تاریخ سے قبل پوسٹ کر دیئے جاتے ہیں۔ اگر کسی خریدار کو ۱۵ تاریخ تک نہ ملے تو براہِ کرم درج ذیل پتہ پر رابطہ کریں تاکہ رسالہ دوبارہ ارسال کیا جا سکے۔ شکریہ

مہتمم اشاعت مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

ایوان محمود ربوہ

ہر گھر میں درس کا طریق

چاہیئے کہ ہر ناصر مطالعہ کتب حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اپنی ایک مستقل عادت بنائے۔ بلکہ اپنے خاندان کے سربراہ کے طور پر دن میں ایک مرتبہ سب افرادِ خانہ کی موجودگی میں (مثلاً رات کے کھانے کے بعد) روحانی خزائن کی مقررہ کتاب کا درس دینے کا طریق رائج کریں۔ اور گھر میں موجود روحانی خزائن کی کتب کا باری باری درسی دور مکمل کریں۔

یہ طریق گھر کے تمام افراد کے علم و معرفت میں اضافے کا ذریعہ بنے گا۔

ہمیں ایسے نوجوان احمدی دوستوں کی ضرورت ہے جو آفس ورک کے علاوہ سیلز کا تجربہ بھی رکھتے ہوں۔ تعلیم میٹرک پاس۔ عمر ۲۴ سال۔ اردو کی ہینڈ رائٹنگ صاف ہو۔

رابطہ کے لئے

میاں بھائی عرسہ ٹاوز

۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور

فون:۔ ۲۲۳۳۷۲ - ۲۲۳۳۷۳

خبریں

ملکی خبریں

○ بم ڈسپوزل سکواڈ نے ہری پور بند کے قریب لالہ موسیٰ وزیر آباد ریلوے سیکشن پر ریلوے ٹریک میں دونوں اطراف میں نصب کئے گئے طاقتور پلاسٹک بم ناکارہ بنا دیئے۔ پاکستان ریلوے کے پریس ریلیز کے مطابق کانٹے والے نواز نے ہری پور کے قریب مشکوک بم ریلوے ٹریک کے دونوں طرف نصب دیکھا۔ اس نے فوری طور پر ہری پور بند ریلوے سٹیشن اور متعلقہ سول حکام کو اس کی اطلاع دی۔ گوجرانوالہ اور ریلوے کے بم سکواڈ یونٹ فوری طور پر موقع پر پہنچ گئے۔ بم ڈسپوزل سکواڈ نے فوری طور پر پلاسٹک بم کو ناکارہ بنا دیا۔

○ کراچی میں تاوان کیلئے ایک ماہ کے دوران ۱۴ صنعتکاروں اور تاجروں کا اغوا۔ کراچی میں اتوار کے روز ممتاز صنعتکار لشیر جان محمد سمیت ۴ افراد کو اغوا کر لیا گیا۔ اغوا کئے گئے دیگر ۳ نوجوان بھی ممتاز تاجروں اور صراف کے بیٹے ہیں۔ شہر کے مشہور صراف کے بیٹے کو اغوا سے بچانے کی کوشش میں ایک گن مین کو قتل کر دیا گیا۔

○ سپریم کورٹ نے راولپنڈی اسلام آباد سٹاک ایکسچینج کے قیام کے سلسلہ میں خزانہ کے سابق وزیر مملکت احسان الحق پراچہ کے حکم کو غیر قانونی قرار دینے کے ہائی کورٹ کے فیصلہ کے خلاف سابق حکومت کی اپیل خارج کر دی ہے تاہم سپریم کورٹ کے ۵ رکنی بنچ نے اس فیصلہ میں وزیر خزانہ احسان الحق پراچہ کے خلاف ریمارکس کو حذف کرنے کے سلسلہ میں احسان الحق پراچہ کی درخواست منظور کر لی ہے۔

○ جمعیت علماء اسلام کے سیکرٹری جنرل نے کہا ہے کہ ان کی پارٹی اپنے پلیٹ فارم سے ہی آئندہ انتخابات میں حصہ لے گی اور اس سلسلہ میں کسی سے اتحاد نہیں ہوگا۔ ہمارے امیدوار اپنے جھنڈے اور منشور کے تحت الیکشن لڑیں گے۔

غیر ملکی خبریں

○ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل پیریز ڈیکوئیار اور عراقی وزیر خارجہ طارق عزیز نے خلیج بحران کے بارے میں دو روزہ مذاکرات مکمل کر لئے ہیں۔ وائس آف امریکہ کے مطابق مذاکرات میں کوئی کامیابی دکھائی نہیں دیتی۔ طارق عزیز نے مذاکرات کے بعد نامہ نگاروں کو خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صورت حال خاموش سفارت کاری اور صبر کا تقاضا کرتی ہے۔

○ خلیج بحران پر غور و خوض کے لئے امریکہ کے صدر بش اور سوویت رہنما میخائل گورباچوف ۹ ستمبر کو ہلسنکی (فن لینڈ) میں ملاقات کریں گے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق امریکی صدر نے اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ ملاقات کی تجویز خود انہوں نے پیش کی تھی۔

○ بورس یلسن نے حکومت سے استعفیٰ کا مطالبہ کر دیا ہے۔ صدر گورباچوف کے ایک خاص سیاسی مخالف جمہوری روس کے صدر بورس یلسن نے سوویت حکومت سے استعفیٰ کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے ایک اخباری کانفرنس میں کہا کہ وزیر اعظم نکولائی عزرکوف کی حکومت کو سبکدوش ہونا پڑے گا تاکہ وسیع پیمانے پر اقتصادی حالات جاری کرنے کے منصوبوں کو کامیاب ہونے کا موقع دیا جا سکے۔

پتہ